بسم اللہ الرحمن الرحیم

صراطِ مستقیم

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

بسم الله الر حمن الر حیم .الصلاۃ والسلام

علے حبیبہ ونبیہ ورسولہ سیدالمرسلین وعلے الہ

واصحابہ اجمعین .

امابعد! افسوس صدافسوس کہ بعض حضرات باوجود سنی صحیح العقیدہ کہلانے کے خلفاء راشدین رضوان علیہم اجمعین کے درمیان وہ ترتیب جو کہ رب تعالیٰ کے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ نیز اکابر اولیاء امت وآئمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہے اس ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھتے ۔اس ترتیب کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ عوام الناس اسی ترتیب کو اپنا کر دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے بچ جائیں۔ اور خراماں خراماں جنت پہنچ جائیں ۔حق مان لینے کی توفیق دینے والا وہی قادر وقیوم جل جلالہ' ہے جس کے دست قدرت میں سب کچھ ہے۔

سوال

کیا صحیح العقیدہ اہلسنت وجماعت ہی جنت کے حقدار ہیں کیا اس گروہ کے علاوہ اور کوئی جنت کا حقدار نہیں خواہ وہ غازی، نمازی روزہ دار اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مال وجان قربان کرنے والا ہو؟

جواب

بیشک جنت کا حقدار وہی گروہ ہے جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہو اس گروہ اہلسنت وجماعت کے علاوہ کوئی جنت نہیں جا سکتا خواہ وہ نمازی ہو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال وجان قربان کرنے والا ہو۔ اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

حدیث پاک ۱

اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ان بنی اسرائیل تفرقت علے ثنتین وسبعین

ملة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النار الاملة واحدة قالوا من ھی یارسول اللہ قال ماانا علیہ واصحابی . ﴿رواہ الترمذی﴾

وفی روایة احمد وابی داؤد وثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وھی الجماعة . ﴿مشکوٰۃ المصابیح﴾

اور یہ حدیث پاک ہے بھی سچی پکی اور معتمد علیہ حتیٰ کہ محدث ناصرالدین البانی نے بھی اس حدیث پاک کو حسن قرار دیا ہے۔

حدیث پاک ۲

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جنگ حنین میں تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص غازی نمازی کے متعلق فرمایا یہ دوزخی ہے اور جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص کافروں سے خوب لڑا اور خوب جوہر دکھائے یہ منظر دیکھ کر ایک صحابی نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص

کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ دوزخی ہے وہ تو اسلام کی خاطر کافروں سے خوب لڑ رہا ہے حتیٰ کہ وہ زخموں سے چور چور ہو چکا ہے یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں خبردار بیشک وہ دوزخی ہے۔ یہ فرمان سن کر قریب تھا کہ کچھ لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے اسی ثناء میں اس شخص کو جب زخموں کی زیادہ تکلیف ہوئی تو اس نے خودکشی کرلی اور حرام موت مر گیا۔ یہ دیکھ کر لوگ دوڑے اور دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچ کر دکھایا ہے (وہ دوزخیوں والا کام کر گیا ہے) یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور پیارے نبی نے فرمایا: **یا بلال قم فاذن لایدخل الجنة الامومن وان الله لیؤید هذاالدین بالرجل الفاجر.** ﴿صحیح بخاری﴾

یعنی اے بلال اٹھ اور اعلان کر کہ جنت میں وہی جائے گا جو کہ سچا مومن ہو گا اور اللہ تعالیٰ دین کی امداد و تائید کسی فاجر و فاسق سے بھی کروالیتا ہے۔

حدیث پاک ۳

حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ میں قتل ہونے والے تین قسم کے ہیں:

ایک وہ مومن نیکوکار جو اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور جب وہ جنگ میں شہید ہو جاتا ہے تو وہ ایسا صابر شہید ہے جو کہ عرش الٰہی کے نیچے عالیشان محل میں ہوگا اور اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے درمیان صرف نبوت کا فرق ہوگا۔ دوسرا وہ مسلمان جس کے اعمال خلط ملط ہیں (کچھ اچھے کچھ برے) جب وہ مسلمان جنگ میں لڑتے لڑتے شہید ہو جاتا ہے تو اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں کیونکہ ان السیف محاء للخطایا. یعنی تلوار سب گناہ مٹا دیتی ہے۔ تیسرا وہ منافق شخص جب جنگ کرتے کرتے مارا جاتا ہے تو وہ دوزخ میں جائے گا کیونکہ ان السیف لا یمحو النفاق. ﴿دارمی، مشکوٰۃ﴾

یعنی تلوار (گناہ تو مٹا دیتی ہے) لیکن تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔

﴿ نتیجہ ﴾ ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ عقیدہ درست ہو تو جنت ہی جنت ہے اور اگر عقیدہ درست نہ ہو تو کوئی نیکی دوزخ سے نہیں بچا سکتی۔

اسی لئے مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے مندرجہ ذیل مضمون لکھا جارہا ہے تاکہ میرے مسلمان بھائی انہیں عقائد کو اپنائیں جو کہ قرآن وحدیث سے اور اکابر ائمہ دین ، اولیا کاملین سے ثابت ہیں ورنہ جب قبر میں جائیں گے تو پچھتاوے کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔اقول وباللہ التوفیق

ا

قرآن مجید پارہ نمبر ۲۶ سورۃ فتح میں ہے: محمد رسول

الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم

رکعا سجدا.

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے تحریر فرمایا: والذین معه ابوبکر اشداء علی الکفار عمر بن الخطاب رحماء بینهم عثمان ابن عفان تراهم رکعا سجدا علی بن ابی طالب .

یعنی پہلے نمبر پر والذین معه سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق ہیں اور دوسرے نمبر پر اشداء علی الکفار سے مراد عمر بن خطاب ہیں اور تیسرے نمبر پر رحماء بینهم سے مراد عثمان بن عفان اور چوتھے نمبر پر رکعا سجدا سے مراد سیدنا مولیٰ علی حیدر کرار ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین ۔اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ بڑی بڑی معتبر تفسیروں میں ہے مثلاً (۱) تفسیر روح البیان (۲) تفسیر مظہری (۳) تفسیر در منثور (۴) تفسیر روح المعانی (۵) تفسیر السراج المنیر (۶) تفسیر حقی (۷) تفسیر نبوی (۸) تفسیر تبیان القرآن (۹) تفسیرات احمدیہ مصنفہ حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ استاذ عالمگیر

بادشاہ (۱۰) تفسیر سبحانی۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ا

سید الکونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیک وقت دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی خوشخبری دی ان کی ترتیب یوں ہے۔

ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ وز بیر فی الجنۃ وعبدالرحمن بن عوف فی الجنۃوسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ وابوعبیدہ بن الجراح فی الجنۃ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن سعید بن زید .

﴿مشکوٰۃ شریف باب مناقب العشرۃ﴾

اے میرے مسلمان بھائی ذرا ایمان کی نظر سے دیکھ کہ ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سب سے پہلے کس کا اسم مبارک آیا اگر تو

کہے کہ نہ جی سب سے اونچا درجہ حیدر کرار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا ہےتو (نقل کفر کفر نباشد) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی کی تھی پہلا نمبر تو حضرت علی کا ہونا ضروری تھا تو پھر تو اپنی قبر وحشر کی فکر کر۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو حق مان لینے کی توفیق عطاء کرے۔آمین

حدیث نمبر۲

عن جبیر بن مطعم قال اتت النبی ﷺ امر أة فکلمته فی شی ء فامر ها ان ترجع الیه ،قالت یارسول اللہ ارأیت ان جئت ولم اجدک أ نها ترید الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابابکر . ﴿صحیح بخاری،صحیح مسلم،مشکوٰۃ﴾

یعنی ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی مسئلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو سرکار حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کسی دن آنا تو وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آؤں اور آپ کو نہ

پاؤں؟اس کا مطلب تھا کہ اگر آپ کا وصال ہو گیا ہو تو میں کس کے ہاں آؤں؟ تو فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے ہاں آجانا۔اور یہ حدیث پاک صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔

حدیث نمبر ۳

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابوبکر ثم عمر ثم آتی اهل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اهل مکة حتی احشر بین الحرمین . ﴿رواہ الترمذی، مشکوٰۃ﴾

یعنی سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں اپنی قبر مبارک سے اٹھوں گا پھر ابوبکر پھر عمر اٹھیں گے رضی اللہ عنہما پھر میں اہل بقیع (مدینہ منورہ کا قبرستان) کے ہاں آؤں گا تو اہل بقیع میرے ساتھ آئیں گے پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا حتیٰ کہ ہم حرمین طیبین کے درمیان

اکٹھے ہوں گے۔

حدیث نمبر ۴

عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی
الحوض . ﴿روواہ الترمذی، مشکوٰۃ﴾

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا اے ابوبکر تو میرے ساتھ غار میں بھی تھا اور تو میرے ساتھ حوض کوثر پر بھی ہوگا۔

حدیث نمبر ۵

عن ابن عمر ان النبی ﷺ خرج ذات یوم ودخل
المسجد وابوبکر وعمر احدهما عن یمینه والآخر عن
شماله وهو آخذ بایدهما فقال هکذابنعث یوم القیامة .
رواه الترمذی وقال حقیقة حدیث غریب.

یعنی سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک دن سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے حالانکہ سیدنا ابوبکراور سیدنا عمر ایک دائیں طرف دوسرا بائیں طرف تھے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو فرمایا کہ ہم قیامت کے دن بھی یوں ہی اٹھیں گے۔

تشریح

دوصورتیں ہیں یا تو حبیب خدا سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت سے دیکھ لیا کہ ان دونوں کی قبریں میرے ساتھ ہی ہوں گی یا یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے اللہ تعالیٰ نے دونوں وزیروں کو ساتھ ہی سلا دیا الحاصل دونوں طرح ہمارے آقا ﷺ کی شان رفیع کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ والحمد لله رب العالمين

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دنیا میں آخری وقت آیا تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سے فرمایا جب مجھے غسل دے لوتو میرا جنازہ حبیب خدا سید الانبیاء کے مزار مقدس کے سامنے رکھ کر عرض کرنا یارسول اللہ ابو بکر حاضر ہے پھر جو جواب ملے اس پر عمل کریں اور جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مبارک سامنے رکھ کر عرض کیا گیا یارسول اللہ ابو بکر حاضر ہے تو روضہ انور سے آواز آئی ادخلوا الحبیب الی الحبیب . یعنی میرے پیارے کو پیارے کے پاس داخل کردو تو صحابہ کرام نے مزار اقدس سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا کر حبیب کو حبیب کے پاس ہی دفن کر دیا رضی الله عنه و افاض علینا من فیوضا تهم و بر كاتهم . ﴿خصائص کبریٰ، سیرت حلبیہ﴾

حدیث نمبر ۶

عن انس قال قال رسول الله ﷺ ابوبكر وعمر سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين . ﴿رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن علی مشکوۃ المصابیح﴾

یعنی سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر اور عمر یہ دونوں اہل جنت کے بڑی عمر والوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء اور مرسلین کے خواہ وہ بڑی عمر والے پہلوں سے ہوں خواہ پچھلوں سے ہوں۔

اور یہ یوں ہی ہے جیسے کہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا سیدا شباب اھل الجنة . یعنی میرے یہ دونوں شہزادے جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

﴿نوٹ﴾ دنیا میں جو جنتی جوانی میں فوت ہوئے ان سب کے سردار دونوں شہزادے سیدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما ہیں اور جو جنتی دنیا میں بڑی عمر میں فوت ہوئے ان سب کے سردار سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔

حدیث نمبر ۷

عن حذيفة قال قال رسول الله ﷺ انی لا ادری

مابقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر .

﴿رواہ الترمذی﴾

یعنی سیدنا حذیفہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے آپ نہیں جانتا کہ میری عمر کتنی باقی ہے۔لہٰذا تم میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو۔

﴿نوٹ﴾ درایت کا معنی ہے اٹکل سے جاننا لہٰذا اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ علم اس اٹکل میں نہیں آتا۔

حدیث نمبر ۸

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ

ما من نبی الاوله وزیران من اهل السماء ووزیران من

اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبریل

ومیکائیل واما وزیرای من اھل الارض فابوبکر و عمر . ﴿رواہ الترمذی، مشکوٰۃ المصابیح﴾

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے دو وزیر آسمان میں ہوتے ہیں اور دو وزیر زمین میں اور میرے آسمان والے وزیر جبریل اور میکائیل (علیہما السلام) اور میرے زمین والے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔ (رضی اللہ عنہما)

حدیث نمبر ۹

عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ لایحب علیاً منافق ولایبغضہ مومن . ﴿رواہ احمد والترمذی مشکوٰۃ﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میرے علی سے منافق شخص محبت نہیں کرسکتا اور مومن میرے علی سے بغض نہیں رکھ سکتا۔ اللھم افض علینا من فیوضاتھم وبرکاتھم .

حدیث نمبر ۱۰

عن علی قال ویهلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فی و مبغض یحمله شنانی علی ان یبهتنی . ﴿رواہ احمد، مشکوٰۃ﴾

یعنی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا میرے بارے میں دو قسم کے بندے ہلاک ہوں گے ایک وہ جو بے جا میری مدح وثناء کرے گا دوسرا جو مجھ سے بغض رکھے گا۔ ایسے کو میری دشمنی برانگیختہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔

اللهم احفظنا من سوء الاعتقاد .

حدیث نمبر ۱۱

وعن عمر قال ابوبکر سیدنا وخیر نا واحبنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم . ﴿رواہ الترمذی، مشکوٰۃ﴾

یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر ہمارے

سرداراور ہم سے بہتر ہیں اور ہم سب سے حبیب خدا سید الانبیاء کو پیارے تھے۔

حدیث نمبر۱۲

عن عائشه قالت قال رسول الله ﷺ لاینبغی لقوم فیهم ابوبکر ان یومهم غیره . ﴿رواہ الترمذی، مشکوٰۃ المصابیح﴾

یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر موجود ہو اس قوم میں سے کسی کو لائق نہیں کہ وہ امامت کرے۔ (نماز پڑھائے)

حدیث نمبر۱۳

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ مال کا صدقہ کرو تو چونکہ میرے پاس اس وقت مال کافی تھا تو میں نے کہا اگر ابوبکر سے میں بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ سکتا ہوں کیونکہ میرے پاس اس وقت مال کافی تھا تو میں سارے مال

میں سے آدھا لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوگیا اور وہ مال حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا تو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ما ابقیت لاھلک** . اے عمر گھر والوں کے لئے کتنا چھوڑ آیا ہے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آدھا مال چھوڑ آیا ہوں پھر ابوبکر گھر کا سارا مال لے کر حاضر ہو گئے تو نبی مکرم حبیب محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کتنا چھوڑ آیا ہے تو عرض کیا **ابقیت لھم اللہ ورسولہ** . یعنی گھر والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول چھوڑ آیا ہوں یعنی سب کچھ ہی حاضر کر دیا۔ سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں میں کبھی بھی ابوبکر سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ﴿رواہ الترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ﴾

نوٹ

میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھر سے سب کچھ حتیٰ کہ سوئی دھاگہ اور اپنا لباس اتار کر حاضر کر

دیا اور خود ٹاٹ کا لباس پہن کر کانٹے لگا کر حاضر ہو گئے۔ پھر جب حضرت جبریل امین وحی لے کر حاضر ہوئے تو حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام نے بھی ٹاٹ کا لباس پہنا ہوا ہے تو سرکار حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبریل یہ کیا تو عرض کیا حضور ذرا اوپر کو نظر مبارک اٹھائیں، سرکار ﷺ نے اوپر کو نظر مبارک اٹھائی تو دیکھا کہ سارے فرشتوں نے ٹاٹ کا لباس پہنا ہوا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبریل یہ کیوں تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے یار غار نے آج ٹاٹ کا لباس پہنا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ یہ لباس مجھے بہت پیارا لگتا ہے لہٰذا سارے فرشتے آج ٹاٹ کا ہی لباس پہنیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ ﴿تاریخ مدینہ ودمشق﴾

حدیث نمبر ۱۴

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ اتانی

جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنة الذی یدخل منه امتی فقال ابوبکر یارسول الله وددت انی کنت معک حتی انظر الیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اماانک یاابابکر اول من یدخل الجنة من امتی ۔

﴿رواہ ابوداوٗد، مشکوٰۃ﴾

سیدنا ابو ہریرہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لے گئے اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت جنت میں داخل ہوگی یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا شوق ہے کہ میں بھی آپ حضور ﷺ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی وہ دروازہ دیکھ لیتا یہ سن کر رحمت کائنات سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

(رضی عنہ مولاہ الکریم)

حدیث نمبر ۱۵

عن عمر ذکر عنده ابوبکر فبکی وقال وددت ان
عملی کله مثل عمله یوما واحدا من ایامه ولیلة واحدة
من لیا لیه امالیلته فلیلة سارمع رسول الله ﷺ الی الغار
فلما انتهیا الیه قال والله لا تد خل حتی ادخل قبلک
فان کا ن فیه شیء اصابنی دونک فدخل فکسجه
ووجد فی جانبه ثقباً فشق ازاره وسد هابه وبقی منها
اثنان فا لقهما رجلیه ثم قال یارسول الله ﷺ
ادخل فدخل رسول الله ﷺ ووضع راسه فی حجره
ونام فلدغ ابوبکر فی رجله من الجحر ولم یتحرک
مخافة ان ینتبه رسول الله فسقطت دموعه علی
وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال مالک
یا ابابکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول الله

صـلـی الـلـه علیه وسلم فذهب مایجده ثم انتقض علیه

وکـان سـبـب مـوتـه وامـا یـومـه فلما قبض رسول الـلـه

ارتـدت الـعـرب وقـالـوا لانوڈی زکوٰۃ فقال لو منعونی

عـقـالا لـجـاهدتهم علیه فقلت یا خلیفه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

تـالف الـنـاس وارفـق بهـم فـقـال لـی اجبار فی الجاهلیة

وخـوار فـی الاسـلام انـه انقطع الوحی وتم الدین اینقص

وانا حی . ﴿رواہ دارین، مشکوٰۃ﴾

یعنی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میری ساری زندگی کی نیکیاں حضرت ابوبکر کی ایک دن کی اور ایک رات کی نیکیاں جیسی ہوں پھر فرمایا رات سے مراد وہ رات ہے جب ابوبکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور کی طرف گئے اور جب غار پر پہنچے تو ابوبکر نے عرض کیا واللہ آپ پہلے غار میں نہ داخل ہوں بلکہ پہلے میں داخل ہوتا ہوں

کیونکہ اگر کوئی موذی چیز غار میں ہوئی تو وہ مجھے ڈسے آپ کو تکلیف
نہ دے پھر ابو بکر صدیق غار میں داخل ہوئے اور اس غار کو جھاڑ و دے
کر صاف کیا پھر ابو بکر نے دیکھا کہ غار میں ایک طرف کچھ سوراخ
ہیں تو آپ نے اپنی چادر کو پھاڑ کر ان سوراخوں کو بند کر دیا لیکن دو
سوراخ رہ گئے تو اس میں اپنے دونوں پاؤں ٹھونس دیئے اور عرض کیا
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نیچے غار میں جلوہ فرما ہوئے اور ابو بکر کی گود میں سر مبارک رکھ کر آرام
فرما ہو گئے تو ابو بکر کو پاؤں پر سانپ نے ڈنگ مار دیا لیکن ابو بکر نے
حرکت نہ کی تا کہ کہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہو جائیں پھر اس
سانپ کے ڈسنے کی اتنی شدید درد ہوئی کہ بے خود آنسو رسول اللہ
ﷺ کے چہرہ انور پر پڑے تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے ابو بکر کیا ہوا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے
ماں باپ قربان ہوں مجھے کسی چیز نے ڈنگ مار دیا ہے یہ سن کر
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب مبارک لگا دیا تو درد اسی

وقت ختم ہو گیا۔ پھر جب ابوبکر کا آخری وقت آیا تو پھر وہ زہر لوٹ آیا اور اسی سے ان کی شہادت ہو گئی اور وہ دن جو میں نے کہا ہے کہ ابوبکر کا ایک دن میری ساری زندگی کی نیکیوں سے وزنی ہے وہ وہ دن ہے کہ جب سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو اہل عرب دین سے پھر گئے اور بولے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے تو ابوبکر صدیق نے فرمایا اگر یہ لوگ زکوٰۃ میں سے ایک لگام بھی رکھیں گے تو میں ان کے ساتھ جہاد کروں گا حضرت عمر فرماتے ہیں اس پر میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ لوگوں کو الفت دلائیں اور ان کے ساتھ نرمی کریں یہ سن کر ابوبکر صدیق نے فرمایا اے عمر تو زمانہ جاہلیت میں کتنا جبار تھا اور اب اسلام میں اتنا نرم۔ خبردار وحی کا آنا ختم ہو گیا ہے اور دین مکمل ہو گیا ہے تو کیا میری زندگی میں دین میں کمی آئے گی اور میں ابھی زندہ ہوں یہ ہرگز نہیں ہو گا۔ رضی اللہ عنہما

سیدنا مولیٰ علی حیدر کرار باب مدینۃ العلم
کرم اللہ وجہہ الکریم کے ارشادات مبارکہ

ا

عن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی ﷺ قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال مااناالا رجل من المسلمین . ﴿رواہ البخاری، مشکوٰۃ﴾

یعنی سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ حضرت محمد بن حنفیہ نے فرمایا میں نے اپنے ابا جی (مولیٰ علی) سے پوچھا ابا جی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے کون سب سے بہتر ہے تو ابا جی نے فرمایا ابوبکر پھر میں نے عرض کیا ان کے بعد کون افضل ہے تو فرمایا عمر افضل ہے پھر میں نے خیال کیا اب اگر پوچھوں گا تو عثمان کا نام لیں گے اس لئے میں نے عرض کیا کہ ان کے بعد آپ

افضل ہیں تو فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔

۲

عن علی قال ماکنا نبعدان السکینة تنطق علے لسان عمر . ﴿رواہ الترمذی﴾

یعنی مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس بات کو بعید نہیں جانتے تھے کہ حق عمر کی زبان پر بولتا ہے۔

۳

عن ابن عباس قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع علے سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجوان یجعلک اللہ مع صاحبیک لانی کثیرا ماکنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت وابوبکر وعمر

ودخلت وابوبكر وعمر وخرجت وابوبكر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب .

﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ﴾

یعنی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب عمر فاروق شہید ہوگئے اور ان کو غسل کے تخت پر لٹایا ہوا تھا اور لوگ ان کے لئے دعاء کررہے تھے تو اچانک کسی نے میرے کندھے پر اپنی کہنی رکھ دی اور بولے اے عمر اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے بے شک میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا اس لئے کہ میں اکثر اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا فرمایا کرتے تھے میں اور ابوبکر اور عمر فلاں جگہ تھے میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا، میں اور ابوبکر اور عمر فلاں جگہ گئے، میں اور ابوبکر اور عمر فلاں جگہ داخل ہوئے، میں اور ابوبکر اور عمر نکلے جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابوطالب تھے رضی اللہ عنہ۔

سیدنا حیدر کرار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کچھ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ حضرت علی کا درجہ سب صحابہ سے اونچا ہے اور جب حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا: **لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الاجلدته حدالمفتری.** ﴿(۱) کنز العمال (۲) دار قطنی (۳) صواعق محرقہ﴾

یعنی آئندہ اگر میں نے سنا کہ کوئی مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو میں اسے حد مفتری یعنی اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا۔

الحمدللہ رب العالمین کہ حق واضح ہو گیا۔اسی لئے شرح عقائد نسفی جو کہ دینی مدارس کے نصاب میں داخل ہے یعنی دینی مدرسوں میں طالب علموں کو پڑھائی جاتی ہے بڑی معتبر کتاب ہے۔

اس شرح عقائد نسفی میں ہے: **وافضل البشر بعدنبینا والاحسن ان یقال بعد الانبیاء ابوبکر ثم الفاروق ثم**

عثمان ذوالنورين ثم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنهم .

یعنی نبیوں ،رسولوں علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد سب انسانوں سے افضل (ساری امتوں کے لوگوں) سے افضل ابوبکر صدیق ہیں، پھر فاروق اعظم ہیں پھر عثمان ذوالنورین، پھر علی المرتضٰی ہیں رضی اللہ عنہم۔

نیز اسی شرح عقائد میں ہے: ومن علامات السنة والجماعة تفضيل الشيخين ومحبة الختنين . یعنی اہلسنت وجماعت کی علامات میں سے ہے شیخین یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کو افضل جاننا اور عثمان ذوالنورین اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت کرنا۔

لہٰذا جو شخص اس کے برعکس عقیدہ رکھے وہ اہلسنت وجماعت یعنی صحیح العقیدہ سنی نہیں ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

سوال

تینوں خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کی خلافت ظاہری تھی لیکن حضرت علی کی خلافت اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ تھی اسی وجہ سے حضرت علی سے کرامات کا ظہور رہوا۔

جواب

بے شک یہ مسلم ہے کہ حیدر کرار حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر ہوئیں مثلاً غزوہ خیبر میں جب جنگ زوروں پر تھی اسلامی فوج میں شیر خدا حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی تھے تو دوران جنگ آپ کی ڈھال ٹوٹ گئی تو مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ دست مبارک سے اکھیڑ کر اس سے ڈھال کا کام لیتے رہے اور جب جنگ ختم ہوئی اور اسلام کو فتح نصیب ہوئی تو کچھ لوگوں نے شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا حضور یہ کواڑ اتنا وزنی تھا کی اسی (۸۰) آدمی اسے ہلا نہیں سکتے تو

آپ نے اسے ایک ہاتھ مبارک سے اکھیڑ کر اٹھالیا یہ کیسے ہو گیا تو شیرِ خدا حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا ما قلعت باب خيبر بقوة جسدانية ولكن بقوة ربانية . یعنی میں نے اس دروازے کو جسمانی طاقت سے نہیں اکھیڑا بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے اکھیڑ کر ڈھال کا کام لیا۔

کرامت ۲

سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی دیکھ لیا کہ شہداء کربلا یہاں شہید ہوں گے

سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک دن سفر کے دوران کربلا کے میدان سے گزرے تو کھڑے ہو گئے پھر دائیں بائیں دیکھا تو روتے ہوئے گزر گئے۔ ساتھیوں نے پوچھا کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو کربلا کہتے ہیں اور پھر آئندہ کے واقعات کی تفصیل بھی بتا دی کہ یہاں وہ لوگ شہید کیے جائیں گے جو کہ

بلا حساب جنت جائیں گے اور یہاں ان کے اونٹ بیٹھیں گے وغیرہ۔﴿شواہد النبوۃ صفحہ ۱۶۳، الکلمۃ العلیا صفحہ ۱۴۱﴾

کرامت ۳

سیدنا مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ماں بیٹے کو جھگڑتے دیکھ لیا

سیدنا مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک دن کوفہ کی مسجد میں فجر کی نماز ادا کی فارغ ہونے کے بعد ایک شخص کو فرمایا فلاں مقام پر ایک مرد اور ایک عورت آپس میں جھگڑ رہے ہیں ان دونوں کو بلا کر لاؤ۔

جب دونوں حاضر ہوئے تو حیدر کرار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا بات ہے کہ آج رات تمہارے درمیان بہت نزاع (جھگڑا) رہا۔ مرد نے عرض کیا میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے اور جب میں اس کے سامنے گیا تو مجھے اس سے نفرت ہوگئی اور اس

عورت نے مجھ سے لڑنا شروع کر دیا اور جب حضور نے ہمیں یاد فرمایا اس وقت تک ہم آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کچھ ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جن کا سنانا غیر کے سامنے ناپسند ہوتا ہے۔ یہ سن کر حاضرین مجلس اُٹھ کر چلے گئے اور وہ دونوں (مرد وعورت) ہی رہ گئے تو سرکار نے عورت سے فرمایا کیا تو اس مرد کو جانتی ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا نہیں جانتی تو فرمایا میں تجھے اس کی پہچان کراتا ہوں لیکن تو نے حقیقت سے انکار نہیں کرنا۔ عورت نے عرض کیا حق بات کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کروں گی۔ آپ نے فرمایا کیا تو فلاں کی بیٹی نہیں عرض کیا ہاں حضور میں اسی کی بیٹی ہوں فرمایا فلاں نام کا تیرا ایک چچا کا بیٹا تھا جس کو تجھ سے اور تجھے اس سے محبت تھی عرض کیا بے شک ایسے ہی تھا فرمایا ایک دن تو باہر گئی تھی اُس نے تجھے پکڑ لیا اور تجھ سے ہمبستری کی اور تو حاملہ ہوگئی تو نے واپس گھر آکر اپنی ماں کو بتا دیا لیکن باپ سے یہ معاملہ پوشیدہ رکھا پھر جب بچہ کی پیدائش کا وقت آیا تو تیری ماں

تجھے باہر لے گئی اور جب لڑکا پیدا ہوا تو تم نے اس بچہ کو کپڑے میں لپیٹ کر گھورے میں ڈال دیا پھر ایک کتا اس کو سونگھنے لگا تو تو نے کتے کو پتھر مارا وہ پتھر بچہ کے سر پر لگا اور اس کا سر پھٹ گیا تو تیری ماں نے ایک کپڑا پھاڑ کر اس بچہ کے سر پر باندھ دیا اور تم دونوں واپس چلی آئیں پھر تمہیں اس بچہ کا حال معلوم نہ ہوا۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا بے شک ایسا ہی ہوا تھا۔ میرے اور میری ماں کے سوا کسی کو اس معاملہ کی خبر نہ تھی۔ پھر حیدر کرار کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا جب صبح ہوئی تو فلاں قبیلہ نے اُس بچہ کو اٹھا لیا اور اس کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا اور وہ اس قبیلہ کے ہمراہ کوفہ آیا اور تیرے ساتھ نکاح کر دیا گیا یہ وہی جوان ہے۔

پھر سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے اس جوان کو حکم دیا کہ وہ اپنا سر کھولے اس نے سر کھولا تو سر پھٹنے کا نشان موجود تھا۔

آپ نے فرمایا بی بی اس کو لے جا یہ تیرا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی ہے کہ تم دونوں کو آپس میں نفرت پیدا ہوئی۔

سچ ہے: لوح محفوظ است پیش اولیاء

﴿شواہد النبوۃ فارسی صفحہ ۱۶۱، الکلمۃ العلیا صفحہ ۱۴۱﴾

الحمد للہ رب العالمین سیدنا مولیٰ علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی اور بھی کرامات ہیں لیکن خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اور دوسرے صحابہ کرام سے بھی بڑی بڑی کرامتوں کا ظہور رہوا۔

(نمبرا) یار غار سیدنا ابوبکر صدیق کے دل مبارک میں جو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجزن تھا وہ ساری کرامتوں پر حاوی ہے۔

اللھم افض علینا من فیوضاتھم وبر کاتھم .

دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا اور وہاں کے لوگ ایک نوجوان لڑکی خرید کر اسے اچھا لباس پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے تو دریا بہنا شروع ہو جاتا، پھر جب اسلامی حکومت قائم ہوئی اور حضرت سیدنا عمر و بن عاص وہاں کے گورنر ہوئے تو پھر دریائے نیل خشک ہو گیا لوگوں نے تیاری کہ ہم وہی رسم پوری کریں

لیکن حضرت عمرو بن عاص کو خبر ملی یا ان سے پوچھا تو فرمایا نہیں اسلام ایسی غلط رسموں کی اجازت نہیں دیتا۔ کچھ دن ٹھہرو میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اجازت لیتا ہوں جو ان کا فرمان ہو گا اس پر عمل کیا جائے گا تو آپ نے خط لکھا اور ایک آدمی کو مدینہ منورہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں بھیجا اور جب سیدنا فاروق اعظم نے خط پڑھا تو فرمایا یہ غلط رسم نہیں چلے گی اور آپ نے دریائے نیل کی طرف خط لکھا اے دریائے نیل اگر تو اپنے آپ بہتا ہے تو بے شک نہ چل اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی چلتا ہے تو تجھے عمر حکم دیتا ہے کہ چل (جاری ہو) اور جب وہ خط آیا اور حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا یہ خط دریا میں رکھو اور جو بندہ وہ خط لے کر خشک دریا کے بیچ پہنچا اور خط رکھا تو دریا کا پانی ٹھاٹھیں مار کر بہنے لگ گیا اور وہ خط ڈالنے والا جلدی سے دوڑ کر باہر نکلا اور پھر دریائے نیل کبھی خشک نہ ہوا۔

﴿شرح عقائد نسفی وغیرھا﴾

کرامت ۲

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے

مدینہ منورہ میں بیٹھے نہاوند میں لشکر کو دیکھ لیا

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہاوند کی طرف ایک لشکر بھیجا جس کا سپہ سالار ساریہ بن زنیم خلجی رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا۔ وہاں جب گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی اور دشمن غلبہ کرنا چاہتا تھا اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا۔ سیدنا امیر المومنین فاروق اعظم نے مدینہ منورہ سے ہی جنگ کا منظر دیکھ لیا تھا۔ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

یاسارية الجبل . اے ساریہ پہاڑ کی خبر لے۔

اور یہ آواز مبارک نہاوند میں اسلامی لشکر میں سب نے سن لی تھی اور سب نے پہچان لیا کہ یہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آواز ہے۔ چنانچہ وہ پہاڑ کی طرف ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح

دے دی۔ ﴿شرح عقائد نسفی، جامع کرامات اولیاء صفحہ ۱۵۷ جلد ۱﴾

﴿جمال الاولیاء صفحہ ۶۹، فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۴۵۷﴾

﴿انوار المحسنین صفحہ ۳۶ جلد ۱، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون﴾

شرح عقائد نسفی میں ہے کہ نہاوند مدینہ منورہ سے پانچ سو (۵۰۰) فرسخ یعنی پندرہ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

نیز امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب سیدنا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ کے درمیان یہ فرمایا تھا **یاساریہ الجبل** تو خطبہ کے سامعین میں مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور جب نمازی بعد جمعہ آپس میں بیٹھے تو براہ تعجب کہنے لگے امیر المومنین نے آج خطبہ کے دوران یہ کیا کہہ دیا ہے اور کون ہم میں سے "ساریہ" ہے؟ یہ سن کر مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: **دعوہ فما دخل فی امر الا خرج منہ .** یعنی اس بات کو رہنے دو کیونکہ امیر المومنین عمر جس معاملہ میں دخل دیتے ہیں

اسے کر کے چھوڑتے ہیں۔

زاں بعد فتح و نصرت کی خوشخبری پہنچ گئی۔

﴿جامع کرامات اولیاء صفحہ ۱۵۷، جمال الاولیاء صفحہ ۶۹﴾

سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی کرامت

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آنے والے کی بدنگاہی کو دیکھ لیا

ایک شخص سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ رہا تھا۔ راستہ میں ایک اجنبیہ عورت کی طرف بری نظر سے دیکھا اور وہ جب سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے کہ میں بعض کی آنکھوں میں زنا کے آثار دیکھ رہا ہوں یہ سن کر اس شخص نے عرض کیا:

اوحی بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم.

یعنی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وحی آسکتی ہے؟

یہ سن کر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں آسکتی لیکن یہ فراست مومن ہے۔ اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله .

﴿حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۸٦١﴾

الحاصل سیدنا حیدر کرار مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی خلافت باطنی کرامات کی وجہ سے ہے اور یہ حق ہے ہم اس کا بسر و چشم مانتے ہیں تو سیدنا فاروق اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہما کی خلافت جس کا ظہور ان کی کرامات سے ہوا کیوں نہ مانا جائے۔

اللہ تعالیٰ حق ماننے کی توفیق عطاء کرے اور یہ جھگڑے ختم ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق ونعم الوکیل

زاں بعد ائمہ دین کاملین قدس سرہم
کے ارشادات تحریر کئے جاتے ہیں
پڑھیں اور اپنا قبلہ درست کریں

ا

امام الائمہ سراج الامتہ سیدنا امام ابوحنیفہ قدس سرہٗ کا ارشاد مبارک

افضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابوبكر الصديق ثم عمر بن الخطاب الفاروق ثم عثمان ذوالنورين ثم علي بن ابي طالب رضوان الله اجمعين .

﴿فقہ اکبر﴾

یعنی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہٗ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق ہیں پھر ان کے بعد حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب ہیں پھر ان

کے بعد عثمان ذوالنورین پھر ان کے بعد حضرت علی بن ابو طالب ہیں۔رضی اللہ عنہم۔

۲

امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہٗ کا دوسرا ارشاد مبارک

نقر بانہ افضل هذه الامة بعد نبينا محمد عليه السلام ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم على رضى الله عنهم اجمعين۔(وصیت نامہ)۔

یعنی ہم اقرار کرتے ہیں کہ حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۳

ولیوں کے ولی سیدنا سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ کا فرمان عالیشان:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں ان سے آگے بڑھ کر کسی کو قدم اٹھانا روا نہیں۔

﴿کشف المحجوب﴾

اے میرے مسلمان بھائی آنکھیں کھول اور غور سے پڑھ تاکہ تو دوزخ کے عذاب سے بچ جائے سیدنا داتا گنج بخش قدس سرہ' ایسے ولیوں کے ولی ہیں ہزار سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے کہ ان کی ولایت کے کرشمے چار سو عالم میں جگمگا رہے ہیں۔ ان کی کرامتوں سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔

۴

غوثوں کے غوث سیدنا غوث اعظم جیلانی حسنی حسینی قدس سرہ' کا فرمان ذیشان:

فرمایا ویعتقد اھل السنة ان امة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامم اجمعین افضلھم القرن الذین شاھدوہ

وآمنوا بـه وصدقوه وبايعوه وتابعوه وقاتلوا بين يديه
وفدوه بانفسهم واموالهم وعزروه ونصروه وافضل
القرن اهل الحديبية الذين بايعوه بيعة الرضوان وهم
الف واربعة مائة رجلا وافضلهم اهل بدروهم ثلاث مائة
وثلاثة عشر رجلا عدداصحاب طالوت وافضلهم
الاربعين اهل دار الخيزران (وهى دارالارقم) الذين
كملوا بعمر بن الخطاب رضى الله عنه وعنهم وافضلهم
العشرة الذين شهدلهم النبى ﷺ بالجنة وهم ابوبكر
وعمر وعثمان وعلى وطلحة والزبير وسعد وسعيد
وعبدالرحمان بن عوف وابو عبيده بن الجراح وا فضل
هٰؤلاء العشرة الابرار الخلفاء الراشدين المهديون
الاربعة وافضل الاربعة ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم
على رضى الله تعالىٰ عنهم . ﴿اصول الدين صفحہ ۲۴۹﴾

یعنی اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ

کی امت ساری امتوں میں سے افضل ہے اس امت میں سے وہ افضل ہیں جنہوں نے حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کا دیدار مبارک اپنی آنکھوں سے کیا اور ان پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی اور ان کے دست مبارک پر بیعت کی اور ان کی اتباع کی اور ان کے سامنے جنگیں کیں اور ان پر جانیں اور اپنے مال نثار کئے اور حبیب خدا ﷺ کی مدد و نصرت کی اور ان میں سے افضل اہل حدیبیہ ہیں جنہوں نے سرکار ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی یعنی بیعت الرضوان اور وہ چودہ سو تھے ۔ اور ان میں سے افضل اہل بدر ہیں اور وہ تین سو تیرہ صحابہ کرام تھے اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر اور ان میں سے افضل دار ارقم والے صحابہ کرام ہیں جو کہ حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ ان کی گنتی چالیس پوری ہوئی اور ان عشرہ مبشرہ میں سے جن کے جنتی ہونے کی گواہی حبیب خدا سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور وہ ہیں سیدنا ابوبکر صدیق ، سیدنا عمر فاروق ، سیدنا عثمان ذوالنورین ، سیدنا علی حیدر کرار ، سیدنا طلحہ ، سیدنا زبیر ، سید نا سعد ، سیدنا سعید ،

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اوران عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم سے افضل خلفائے راشدین ہیں جوکہ ہدایت یافتہ ہیں اوران چار میں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق پھر عمر بن خطاب پھر عثمان ذوالنورین پھر علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اپیل

اے میرے مسلمان بھائیو کیا کچھ گنجائش رہ گئی ہے اپنی مرضی ٹھونسنے کی ہوش کروکہ اتنی بڑی بڑی ہستیوں کا دامن چھوڑ کر کیا تم جنت جاسکتے ہو۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں لہٰذا ان حضرات کے نظریات واعتقادات پر ہی چلوتاکہ قیامت کے دن خراماں خراماں جنت پہنچ جاؤ۔ واللہ تعالیٰ الموفق وھو نعم الوکیل

پھر یہ کہ چودہ سو (۱۴۰۰) سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ہر جامع مسجد میں خواہ وہ کسی عقیدہ والے کی ہو اس میں خطبہ دیا جاتا ہے اور خطبہ میں صحابہ کرام خلفائے راشدین کا ذکر اس ترتیب سے ہی کرتے ہیں **علی افضل الخلق بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق و علی اعدل الاصحاب امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب وعلی جامع القرآن امیر المؤمنین عثمان ابن عفان و علی اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضوان اللہ علیھم اجمعین.** تو کیا چودہ سو (۱۴۰۰) سال سے یہ سب غلط ہی بیان کیا جا رہا ہے؟ اے مسلمان ہوش کر اور اپنی آخرت برباد نہ کر۔ **حسبنا اللہ و نعم الوکیل**

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

محتاج دعاء

ابوسعید **محمد امین** غفرلہ ولوالدیہ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آبِ کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمتِ نامِ مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنتِ مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلادِ سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر **SMS** کریں **0324-9101192**

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے **Online** جمع کروائیے **www.tablighulislam.com**

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آبِ کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کام مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر **تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)**

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد

فون: 2602292-41-92+ www.tablighulislam.com

AHMAD GRAPHIC
0345-0734317